REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إن الفضل بيد الله يؤتيه من يشاء ۔ عسى أن يبعثك ربك مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

لاہور

فون ۲۹۷۹

چندہ سالانہ بیرون پاکستان ۳۰ روپے
پاکستان سالانہ ۲۴ روپے
۶ ماہی ۱۳ ؍
۳ ماہی ۷ ؍
ماہانہ ۲/۱ ۲ ؍
فی پرچہ ۱ ؍

ہفتہ ۲۲ محرم الحرام ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۸/۴ | ۴ نبوت ۱۳۲۹ ہش ۴ نومبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۵۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۴ اکتوبر ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی اور نزلہ کی تکلیف ہے ۔ گلے میں بھی خرابی ہے ۔

ربوہ ۔ ۲ نومبر ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو پرسوں درد کا دورہ ہوا تھا ۔ ایک دن کے بعد ٹھیک ہو گیا ۔ لیکن کھانسی کل زیادہ ہو گئی ۔ نزلہ دوبارہ کچھ ہو رہا ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے التزام کے ساتھ دعا فرمائیں ۔

رتن باغ لاہور ۔ ۳ نومبر ۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو درد تو اب کم ہے لیکن کمزوری بہت ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

کمیونزم وطن کی محبت کے جذبے کا مقابلہ نہیں کر سکتا

لندن ۳ نومبر (ریڈیو سے) وزیر روابط دولت مشترکہ مسٹر پی گارڈن واکر نے بی بی سی سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا ۔ کمیونزم اپنے امپائر کو توسیع دینے کے لئے انارکی اور تفرقہ ڈالتا ہے تاکہ اس کے بعد ایک ہی پارٹی کی آمرانہ حکومت قائم ہو جائے ۔ جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ بہت وحشیانہ اور اقتدار کے نشہ میں مخمور ہوتی ہے ۔ کمیونزم آزادی کی منزل پر پہنچ جانے والی قوموں کو نئے سامراج کے تحت [illegible] چاہتا ہے لیکن کمونسٹوں نے اقتدار کی جو بازی لگائی ہے اس کی مہلک کمزوری یہ ہے کہ آزادی حاصل کرنے والی قومیں آزادی کو بیش قیمت خزانہ تصور کرتی ہیں ۔ کمیونزم اپنے سامراجی روپ میں وطن سے محبت کے جذبے کا مقابلہ نہیں کر سکتا ۔

اشتراکی فوجیں تبت کے دار الحکومت "لاسہ" سے صرف ڈیڑھ سو میل رہ گئیں

پی کنگ ۔ ۳ نومبر ۔ جنگ تبت کی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق اشتراکی فوجیں تبت کے دار الحکومت "لاسہ" سے صرف ۱۵۰ میل دور رہ گئی ہیں ۔ دلائی لامہ اور ان کی حکومت لاسہ سے کسی نامعلوم مقام کی طرف منتقل ہو چکی ہے اور اب تک جو سلسلہ تجارت ہندوستان سے قائم تھا ۔ اس کا رخ بڑی تیز رفتاری کے ساتھ جنوب مغربی چین کی طرف موڑا جا رہا ہے ۔

نئی دہلی ۳ نومبر ۔ تبت کی جنگ کے متعلق حکومت چین اور حکومت ہندوستان میں جو خط و کتابت ہو رہی ہے ۔ اس سلسلے میں چینی حکومت نے تبت کو حیدر آباد کی طرح گھریلو معاملہ بتا کر جو سخت اور غیر مبہم جوابات دئے ہیں ان سے ہندوستان کو یقین ہو گیا ہے کہ چین کو اس کے عزائم سے روکا نہیں جا سکے گا ۔ پھر بھی دہلی کی حکومت نے پی کنگ حکومت کو لکھا ہے کہ گو ہندوستان کے تبت سے کوئی سیاسی اور علاقائی مفادات وابستہ نہیں ہیں لیکن تجارتی تعلقات ضرور ہیں اور ان کو برقرار رکھنے کے لئے وہ جنگ بند دیکھنا چاہتا ہے لہذا آپ تبت میں جنگ بند کر دیں ورنہ اس کا اثر چین اور ہندوستان کے دوستانہ تعلقات پر پڑے گا ۔

اخباروں کے اشتہاروں کی اجرت پر ٹیکس

لاہور ۔ ۳ نومبر ۔ حکومت پنجاب کی طرف سے ایکٹ مالیات (اضافی) مجریہ ۱۹۵۰ء کی دفعہ ۳ کی پیروی میں اخبارات ۔ رسائل اور دوسرے جرائد میں شائع ہونے والے اشتہاروں کی اجرت کے پانچ فی صدی شرح کا ایک ٹیکس عائد کیا گیا ہے ۔ اس قابل ادائیگی ٹیکس کو کسی اخبار ۔ رسالے یا جریدے کا مالک یا منیجر ہر کیلنڈر ماہ کے اختتام سے پندرہ دن کے اندر اندر تا حکم ثانی سرکاری خزانہ میں جمع کرائے گا ۔ مذکورہ ٹیکس کی صحیح رقم کی عدم فراہمی یا عدم ادائیگی یا اصل اور درست حسابات کا (جن سے اشتہارات کی وصول شدہ رقم ظاہر ہو) نہ رکھنا یا فریب دہی سے ٹیکس سے بچنا یا قواعد کے بعض دیگر احکام و ضوابط کی خلاف ورزی کرنا قانوناً قابل سزا جرم ہے ۔ جس کا جرمانہ سو روپیہ یا بہانے سے ٹالے ہوئے ٹیکس کی رقم یا غیر ادا شدہ ٹیکس کی رقم کا پانچ گنا (دونوں میں سے جو بھی زیادہ ہو) تک ہو گا ۔

اقوام متحدہ سے ۳۲ جیپ گاڑیاں مانگی جائیں

لاہور ۔ ۳ نومبر ۔ حکومت پنجاب نے صوبہ کے سیلاب زدہ علاقوں میں طبی امداد کیلئے مزید ۸ لاکھ روپے کی منظوری دی ہے ۔ یہ رقم مرکزی حکومت کی ایک کروڑ کی امدادی رقم سے علیحدہ کی گئی ہے جو حال ہی میں مرکز کی طرف سے دوبارہ دی گئی ہے اس اثنا میں صحت کا امدادی کام بڑی تیزی کیساتھ ہو رہا ہے ۔ اقوام متحدہ کے مختلف اداروں سے ۲۶ لاکھ پاؤنڈ خشک دودھ ۔ ۴ سو ٹن ڈی ڈی ٹی پاؤڈر اور ۳۰ سے ۵۰ لاکھ تک پلوڈرین کی ٹکیاں آنے والی ہیں معلوم ہوا ہے کہ امدادی کاموں کو تیز تر کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے کہ وہ اقوام متحدہ سے ۳۲ جیپ گاڑیاں طلب کرے تاکہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں استعمال کیا جا سکے ۔ فی الحال صوبہ میں سیلاب سے متاثرہ علاقوں کو ۱۰۵ منطقوں میں تقسیم کیا گیا ہے ۔

اقوام متحدہ کی فوجیں اور پیچھے ہٹ گئیں

ٹوکیو ۔ ۳ نومبر ۔ شمالی کوریا والوں نے اپنے حملوں کو مضبوط تر کرنے کے لئے ۱۳ ڈویژن اور جنگ کی بھٹی میں جھونک دئے ہیں چنانچہ اس وقت ان کے ایک لاکھ ۳۰ ہزار سپاہی میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں ۔ ان کی طرف سے جوابی حملے اس قدر سخت ہو گئے ہیں کہ آج امریکی اور اتحادی فوجوں کو اور زیادہ پسپا ہونا پڑا ہے ۔ بعض مقامات سے تو ۱۵-۱۵ میل پیچھے ہٹ گئیں ۔ خبر آئی ہے کہ کل اونسان کے محاصرے سے نکلتے وقت امریکی فوجوں کو بہت سی جانیں دینا پڑیں اور بیشتر جنگی سامان سے ہاتھ دھونا پڑا ۔

۶۳ ڈویژنوں کی متحدہ فوج

مغرب قائم کرنا چاہتا ہے

نیویارک ۔ ۳ نومبر ۔ واشنگٹن کی رپورٹوں کے مطابق ۱۲ شمالی اوقیانوسی وزرائے دفاع نے جو خفیہ ماسٹر پلان مرتب کیا ہے اس کے ماتحت امریکہ کے جنرل آئزن ہاور کے زیر کمان جلد از جلد کم از کم ۱۹۵۳ء تک ۴۵ سے لے کر ۶۳ ڈویژنوں تک پر مشتمل ایک متحدہ فوج بنائی جانے والی ہے ۔ امریکہ ۵ سے لے کر ۱۰ ڈویژن تک تیار کریگا اور نصف سے زیادہ جنگی جہاز تمام بمبار طیارے اور لڑاکا طیاروں کے ۵ سے لیکر ۱۰ دستوں تک دیگا ۔ برطانیہ ۵ ڈویژن سپاہی ۔ بقیہ جنگی جہاز اور بڑے فضائی بیڑوں کے لئے سہولتیں مہیا کریگا ۔ فرانس ۲۰ سے لے کر ۲۸ ڈویژنوں تک مہیا کریگا ۔ بلجیم ہالینڈ اور لکزمبرگ ۵ سے لیکر دس ڈویژن مہیا کریں گے ۔ اور توقع کی جاتی ہے کہ اطالیہ دس ڈویژن سپاہی مہیا کرے گا ۔ (داشار)

یہ اقوام متحدہ کی ہتک ہے ۔ راولپنڈی ۔ ۳ نومبر ۔ سردار محمد ابراہیم خان سابق صدر آزاد کشمیر حکومت نے شیخ عبداللہ کی سارے کشمیر کیلئے مجلس آئین ساز کے انتخاب کی کوشش کو مجلس اقوام متحدہ کی ہتک قرار دیا ہے اس حالت میں جبکہ نصف کشمیر اس کے قبضے میں نہیں ہے اور سلامتی کونسل استصواب کی تجویز پاس کر چکی ہے آپ نے کہا پنڈت نہرو ایسا کر کے بین الاقوامی جرم کے مرتکب ہوں گے ۔

پاکستان اور برطانیہ کی تجارت کے اعداد و شمار

لندن ۔ ۳ نومبر ۔ ۱۹۵۰ء کے ۹ مہینوں میں جو ۳۰ ستمبر کو ختم ہوئے پاکستان نے برطانیہ سے ۱۸۱۳۳۹ پیر سے چلنے والی سائیکلیں درآمد کیں جن کی قیمت ۱۱۷۲۵۶۳ پاؤنڈ ہوئی ۔ گزشتہ سال اسی مدت میں ۱۳۱۴۸۶ سائیکلیں ۷۱۲۷۰۵ پاؤنڈ کی درآمد کی گئی تھیں ۔ اس کے علاوہ اس سال ستمبر کے آخر تک پاکستان نے برطانیہ سے ۶۸۹۵۰۶۹ پاؤنڈ کی گاڑیاں منگوائیں ۔ ۱۰۲۹۳۱۹ پونڈ کی ادنی مصنوعات برآمد کیں ۔ ۳۱۱۱۳۰ ۴۲ پاؤنڈ کے کیمیاوی مرکبات منگوائے ۔ اس کے علاوہ اسی مدت میں ۱۰۹۷۱۴ کے مشروبات ۱۳۷۱ ۲۸۱ ۳ کا لوہا اور فولاد ۵۰۸۰۵۹۷۸ ٹن فیرس دھات ۱۰۲۹۳۱۹ کا بجلی کا سامان ۴۰۲۲۴۸۰۶ کا تیل اور چربی ۲۷۳۹۰۷ کا غذا اور گتہ منگوایا ۔ برطانیہ نے امسال پاکستان سے ۹۴۸۷۳۰۰۰ کا پٹ سن درآمد کیا ۔ گزشتہ سال اسی عرصے میں ۴۲۸۸۷۹۲ پونڈ کا پٹ سن منگوایا تھا ۔ اس کے علاوہ پاکستان سے ۱۰۲۴۵۷۵ کی اون ۱۹۴۹۱۰۳۱ کا دوسرا مال اور ۴۶۵ ۴۳ ۴۱ کی چائے برآمد کی ۔ گزشتہ سال اسی عرصے میں برطانیہ نے پاکستان سے ۳۲ لاکھ ۹۶ ہزار چار سو چار پونڈ کی چائے خریدی تھی ۔ (سٹار)

۴ دکشمیر میں استصواب کے فیصلے پر قائم رہے ۔

مختصرات

ڈھاکہ ۔ ۳ نومبر ۔ آج عالمی بنک کے وفد کے چھ ارکان مشرقی پاکستان کے ترقی کے منصوبوں کا جائزہ لینے کے لئے کراچی سے ڈھاکہ پہنچ گئے ۔

کراچی ۔ ۳ نومبر ۔ گورنر جنرل پاکستان نے پاکستانی سفیر مقیم امریکہ کو ہدایت کی ہے کہ وہ ان کی طرف سے صدر جمہوریہ امریکہ مسٹر ٹرومین کی خدمت میں دشمنوں کے حملے سے بچ نکلنے پر ہدیہ سلامتی پہنچائیں ۔

پشاور ۔ ۳ نومبر ۔ صوبائی محکمہ اوقاف نے مانسہرہ اور ایبٹ آباد کی تحصیلوں میں واقعہ وقف کی ہوئی زمینوں کا بڑا رقبہ متولیوں سے اپنے انتظام میں لے لیا ہے ۔ ان اوقاف میں اسلامیہ کالج بھی شامل ہے ۔ (دستار)

کراچی ۔ ۳ نومبر ۔ روس کے لئے پاکستانی سفیر مسٹر شعیب قریشی کل معہ عیال ماسکو کے لئے روانہ ہو رہے ہیں ۔

ڈھاکہ ۔ ۳ نومبر ۔ پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اقلیت مسٹر مالک اور مسٹر بسواس شیلانگ جانے کے لئے سلہٹ کے لئے روانہ ہو گئے ۔

کراچی ۔ ۳ نومبر ۔ برمی وزیر خارجہ نے آج ایک بیان میں بتایا کہ ان میں اور خان لیاقت میں دونوں ملکوں کے مشترکہ مفادات پر بات چیت ہوئی ہے اور سب باتیں قریباً بالاتفاق رائے طے ہوئی ہیں ۔

پشاور ۔ ۳ نومبر ۔ وزیر اعظم پاکستان آج بنوں پہنچ گئے ۔ آپ یہاں مہاجرین کی آباد کاری کے انتظامات کا جائزہ لیں گے ۔

بغداد ۔ ۳ نومبر ۔ عراق کے سابق وزیر اعظم نے [illegible] کو ایک بجلی تار کے ذریعے تاکید کی ہے کہ وہ جموں [illegible]

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس ۴ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

محترم چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور نائب سیکرٹری جنرل مجلس اقوام کے درمیان

اہم خط و کتابت

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق ایک دل آزار غلط فہمی کا ازالہ

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے مبلغ انچارج احمدیہ مشن امریکہ

یورپ اور امریکہ میں اسلام کے متعلق بے انتہا غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ یا تو ان لوگوں کو اسلام کا بالکل علم ہی نہیں۔ اور اگر کچھ تھوڑا بہت ہے۔ تو اس کا منبع وہ متعصب عیسائی مصنفین ہیں جنہوں نے اسلام کی بھیانک تصویر کھینچنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بڑے بڑے ذی علم لوگ بھی ان غلط فہمیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ذیل کی نہائت اہم خط و کتابت جو محترم سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مسٹر بنجمن کوہن نائب سیکرٹری مجلس اقوام کے درمیان ہوئی اس حقیقت کی واضح طور پر آئینہ دار ہے۔ مسٹر بنجمن کوہن نے ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں سیاسی امور پر بحث کرتے ہوئے ایک ایسا فقرہ استعمال کیا۔ جو حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی طرف بطور ایک واقعہ کے منسوب کیا جاتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب نے نہائت برمحل اور مناسب طور پر مسٹر کوہن کی توجہ اس طرف مبذول کی کہ ایسے فقرات کا استعمال جن کی قطعاً کوئی حقیقت نہ ہو۔ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ اس پر مسٹر بنجمن کوہن نے نہائت مروت سے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ ذیل میں محترم چوہدری صاحب کے خط اور مسٹر بنجمن کوہن کے جواب کا اردو ترجمہ پیش ہے:

محترم چوہدری صاحب کا خط مسٹر ٹریگوے لی سیکرٹری جنرل کے نام

۲۴ ستمبر ۱۹۵۰ء

ڈیر مسٹر سیکرٹری جنرل

میں بہت گہرے جذبات تأسف کے ساتھ آپ کی خدمت میں یہ لکھنے پر مجبور ہوا ہوں۔ میں آج سہ پہر کو ٹیلی وژن کا ایک پروگرام دی پیپلز پلیٹ فارم (The People's Platform) دیکھ رہا تھا۔ جس میں حصہ لینے والوں میں خاص طور پر مسٹر ایلی کلبرسٹن (Mr Ely Culbertson) اور مجلس اقوام کے نائب سیکرٹری جنرل مسٹر بنجمن کوہن (Mr Benjamin Cohan) شامل تھے۔ اور جو "کیا مجلس اقوام (اپنے مقاصد میں) کامیاب ہوئی" کے موضوع پر تبادلہ خیالات کر رہے تھے۔ پروگرام کو سنتے ہوئے مسٹر کوہن کے ایک ریمارک سے جو انہوں نے نادانستہ طور پر کئی دفعہ دوہرایا اور جو نبی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ناروا الزام بنتا ہے میرے جذبات کو رنج اور دکھ پہنچا۔ اور اس امر سے میرے جذبات افسوس میں اور زیادہ اضافہ ہوا کہ یہ ریمارک ایسے حلقہ کی طرف سے کئے گئے ہیں جہاں سے اس کی بہت کم توقع تھی۔

پروگرام کے دوران میں مسٹر کلبرسٹن نے کہا کہ بعض امور میں بجائے اس کے کہ انہیں مجلس اقوام کے نکتہ نظر کی طرف جھکنا پڑتا مجلس اقوام ان کے نکتہ نظر کی طرف جھکنے پر مجبور ہوئی ہے۔ مسٹر کوہن نے جواباً کہا کہ یہ تو ایسا ہی ہے کہ اگر "پہاڑ (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی طرف نہ جائے تو (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی اس کی طرف چلے جائیں گے۔" یہ امر قابل صراحت ہے کہ یہ بہتان جس پر اس ریمارک کی بنیاد ہے اس مضبوطی سے مغربی دنیا میں راسخ ہو چکا ہے۔ کہ بسا اوقات اسے بغیر اس احساس کے استعمال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے کا باعث ہوگی۔ اس لئے اس امر کی اور زیادہ ضرورت ہے کہ ایک اعلےٰ ذمہ دار اور روشن دماغ شخصیت جو دنیا کی سب سے اہم بین الاقوامی جمعیت کی رکن ہو۔ ایسی جمعیت جو مہذب دنیا کی کاوشوں کی نمائندہ ہے۔ اس قسم کی غلطی میں گرفتار ہونے سے بہت زیادہ احتراز کرے۔ اس ریمارک کے تحت جو مغرب میں قریباً ضرب المثل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ قطعاً کوئی ایسا واقعہ نہیں جو اس کی بنیاد بن سکے۔ اس کا منبع کلیۃً ایک افسانوی کینہ ور اور متعصبانہ خیال ہے۔ جس نے کسی مغربی دماغ میں پرورش پائی ہے۔

میں اس ریمارک کے دکھ دہ اثرات کو دوسرے ایسے مذاہب کی مثالوں سے واضح نہیں کر سکتا جو مغرب میں زیادہ اچھی طرح سمجھے جاتے ہیں۔ کیونکہ اسلام نہ صرف دوسرے مذہب کی عزت و تکریم کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ تمام انبیاء کی صداقت پر ایمان بھی سکھاتا ہے۔ مگر اس کے باوجود میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے مسلم جذبات نہائت شدید طور پر مجروح ہوتے ہیں۔

مجھے یہ بھی یقین ہے کہ مسٹر کوہن جیسے حساس اور با اخلاق انسان کے دل سے اس سے زیادہ کوئی بات بعید تر نہ ہو سکتی تھی۔ کہ وہ کسی قوم کے جذبات کو مجروح کرتے۔ اور کہ ان کے لئے اس ضرب المثل کو استعمال کرنے کی خواہش ناقابل ضبط ہوتی۔ مجھے وثوق ہے کہ جب اس معاملہ کو ان کے علم میں لایا جائے گا۔ تو ان کو بھی میری طرح ہی رنج ہوگا۔ مگر قابل افسوس امر یہ ہے کہ اس ریمارک کا نشر اس قدر وسیع حلقہ میں ہوا۔ جس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی غلط فہمی سے مسلمانوں کے کثیر طبقہ کے جذبات کو صدمہ پہونچنے کا احتمال ہے۔

میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ براہ کرم نہ صرف اس واقعہ کو مسٹر کوہن کے علم میں لائیں گے۔ بلکہ ایسے ذرائع بھی بروئے کار لائیں گے۔ جن کو آپ مسٹر کوہن کی اس نادانستہ لغزش کے قابل افسوس نتائج کو دور کرنے کے لئے ضروری اور مناسب خیال فرمائیں۔

آپ کا صادق

ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ پاکستان

مسٹر بنجمن کوہن اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل کا جواب

اس خط کا جواب خود مسٹر بنجمن کوہن اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل مجلس اقوام نے دیا۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

۵ر اکتوبر ۱۹۵۰ء

ڈیر مسٹر منسٹر!

سیکرٹری جنرل نے مجھے آپ کا ۲۴ ستمبر کا خط بھجوایا ہے۔ میں نہ صرف ان کی طرف سے بلکہ اپنی طرف سے جواب میں عجلت کر رہا ہوں۔ کیونکہ جس امر کی طرف اس خط میں ذکر کیا گیا ہے۔ وہ براہ راست مجھ سے متعلق ہے۔

جب آپ نے نہائت مہربانی سے اس امر کی طرف میری توجہ مبذول کی۔ تو میں نے خوشی کے ساتھ یہ وضاحت کی۔ کہ اس وقت تک میں اس ریمارک کو ایک ورنیکلر زبان کی ضرب المثل سمجھتا رہا۔ میں نہائت مخلصانہ تشکر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے میری بے علمی کو ایک ایسے معاملہ میں دور کیا۔ جو مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرتا ہے۔ اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جیسا کہ آپ نے زبانی طور پر خود اندازہ کیا تھا۔ اور پھر آپ نے خط میں بھی اظہار کیا۔ کہ میری نیت کبھی بھی مسلمانوں کی ہتک کرنا نہ تھی۔ جن کی بلند مذہبی روح کی میں پوری طرح عزت و تکریم کرتا ہوں۔

مجھے امید ہے کہ آپ نہ صرف خود میری مخلصانہ معذرت اور میرے اظہار افسوس کو قبول فرمائیں گے بلکہ اپنے ان اہم مذہب بھائیوں کو بھی پہنچائیں گے۔ جن کو میری قابل اعتراض زبان سے رنج پہنچا ہو۔

اگر مجھے کبھی ایسا موقعہ مل سکا۔ جب میں اس ریمارک کے بدقسمت مگر نادانستہ اثرات کو کسی آئندہ آنیوالے ٹیلی وژن پروگرام میں جس کو سننے والوں کی تعداد اس قدر کثیر ہو دور کر سکوں۔ تو میں اسے اپنا فرض اور خوش قسمتی سمجھوں گا۔

اس تکلیف کے لئے جو میں نے آپ کو پہنچائی ہو اپنے ذاتی اور مخلصانہ اظہار افسوس کے ساتھ

آپ کا صادق

مسٹر بنجمن کوہن۔ اسسٹنٹ سیکرٹری جنرل

احباب مسٹر بنجمن کوہن کے اس جواب سے اندازہ کر سکیں گے۔ کہ مغرب میں اسلام کی تعلیم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے متعلق کس قدر ناواقفیت پائی جاتی ہے۔ اور کہ جب شریف طبقہ کی توجہ حقیقت کی طرف مبذول کی جائے۔ تو وہ اس کو خوشی کے ساتھ قبول کرتا ہے۔ ضرورت ہے تو اس امر کی کہ ہم پورے انہماک، انتھک کوشش اور انتہائی جدوجہد کے ساتھ اس صداقت کو دنیائے مغرب کے کونے کونے تک پھیلا دیں۔ وما توفیقنا الا باللہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ

برادرم محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب بٹالوی کا مضمون ۳۱۳ صحابہ کے متعلق الفضل مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوا ہے اس تعلق میں گذارش ہے کہ آئینہ کمالات اسلام والی فہرست ۳۲۷ احباب کی جو جلسہ سالانہ دسمبر ۱۸۹۲ء میں شامل ہوئے والوں کی ہے خاکسار کے علم میں ان میں سے صرف (۲۳۰) میاں عبدالمجید خان صاحب ولد محمد خان صاحب ریاست کپورتھلہ زندہ ہیں جو کہ مکرم خانصاحب مکرم عبدالمجید خان صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ پنشنر کپورتھلہ ہیں اور آجکل ماڈل [illegible] میں مقیم ہیں۔ چند روز قبل مجھے ان کا نوازشنامہ موصول ہوا ہے ضمیمہ انجام آتھم کی ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں سے دو دوست اور بھی زندہ ہیں جن کا ذکر مکرم ڈاکٹر صاحب کے مضمون سے رہ گیا ہے۔ یعنی "۱۹۰ عبدالمغنی صاحب فرزند رشید مولوی برہان الدین صاحب جہلمی" یہ معروف دوست ہیں دوسرے "۲۱۱ شیخ عبداللہ دیوان چند صاحب کمپونڈر (یعنی لاہور)" یہ دوست بعد میں ڈاکٹر عبداللہ صاحب کے نام سے مشہور رہے ہیں۔ ان کا مکان مسجد محلہ فضل قادیان کے سامنے تھا اور [illegible] میں غالباً لاہور چلے گئے تھے ۔۔۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے "۲۵۵ شیخ عبدالرحمن صاحب نومسلم (بھیرہ)" کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ غالباً ماسٹر عبدالرحمن صاحب (سابق مہر سنگھ) مراد ہیں۔ ان کے متعلق گذارش ہے کہ حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ غالباً نہیں بلکہ یقیناً ماسٹر صاحب موصوف ہی مراد ہیں گو آپ جالندھر کے باشندے ہیں اور اپنے تئیں جالندھری لکھتے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ اپنے [illegible] بزرگ حضرت مولوی خدا بخش صاحب مرحوم کے ذریعہ حضرت خلیفہ [illegible] کے پاس بھیرہ چلے گئے تھے اور وہیں سے قادیان آئے تھے تو ایسے ان کا [illegible]

روزنامہ الفضل لاہور

۱۴ نومبر ۱۹۵۰ء

209

تحفظِ ختمِ نبوۃ

جس طرح مودودی صاحب کی جماعت والے بغیر علم کے کہ حکومت الٰہیہ کیا ہوتی ہے آج کل بھی عوام بھٹکا رہے ہیں۔ اور احراری مولوی تقسیم سے پہلے حکومت الٰہیہ کا نعرہ لگا کر عوام کو سیدھے راستہ سے بھٹکایا کرتے تھے۔ اسی طرح آج بلکہ اس سے بھی زیادہ مضحکہ خیز انداز سے احراری لوگ "ختم نبوت زندہ باد" کے نعرے لگا لگا کر بیچارے سیدھے سادھے مسلمان عوام کو احمدیت کے خلاف بھڑکانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور جا بجا "تحفظ ختم نبوت" کے خود ساختہ اور جدید عنوان کے ماتحت تقریریں کرتے اور تحریریں شائع کرتے رہتے ہیں۔

احراری لیڈر اور ان کے بھڑکائے ہوئے چند دیگر مولوی قسم کے لوگ ختم نبوت کے یہ معنے لیتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ...... ہر قسم کی نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اور اب کوئی فرستادہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تبشیر و تنذیر کے لئے بھی مامور ہو کر دنیا میں نہیں آسکتا۔ ظاہر ہے کہ ایسا اعتقاد ایک منفی اعتقاد ہے۔ اس معنے میں ختم نبوت کوئی اثباتی چیز نہیں ہے۔ بلکہ ایک ایسی چیز ہے جس کا وجود ہی نہیں۔ جب ایک چیز ختم ہو جاتی ہے۔ تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہ آئندہ کے لئے معدوم الوجود ہو گئی ہے۔ ایسی صورت میں معدوم الوجود شے کے لئے "زندہ باد" کا نعرہ مضحکہ خیز نہیں تو اور کیا ہے؟ لیکن چونکہ بیچارے عوام اتنی سمجھ نہیں رکھتے۔ وہ احراری مولویوں اور دیگر دشمنان احمدیت کے زیر اثر ایسا نعرہ لگا دیتے ہیں۔ جس کا وہ صحیح مفہوم سمجھنے کے بھی ناقابل ہیں۔ "ختم نبوت زندہ باد" کا نعرہ ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ "موت زندہ باد" یا "عدم زندہ باد" کا نعرہ۔ زندہ باد کا نعرہ تو اس شے کے لئے ہوتا ہے جو کوئی وجود رکھتی ہو۔

الغرض جس معنے میں احراری اور دیگر مولوی قسم کے لوگ "ختم نبوت" کا مفہوم لیتے ہیں۔ اس معنے میں "ختم نبوت زندہ باد" کا نعرہ نہایت ہی مضحکہ خیز چیز ہے۔ اور ہمیں حیرانی ہے کہ یہ مولوی لوگ دانستہ لوگوں کو فریب دیتے ہیں۔ یا وہ بھی اتنی سمجھ نہیں رکھتے۔ پھر یہ بھی کتنی عجیب بات ہے کہ ایک معدوم الوجود شے کے تحفظ کے لئے انجمنیں قائم کی جاتی ہیں۔ اور کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں اور ندوی اور دیوبندی کہلانے والے منتہیوں کو کبھی اتنا بھی احساس نہیں ہوا۔ کہ ایک معدوم الوجود چیز کا تحفظ کیا معنے رکھتا ہے۔

اس کے برخلاف احمدی "ختم نبوۃ" کے جو معنے لیتے ہیں وہ ایک اثباتی چیز ہے۔ اور یہ معنے لینے میں نہ منفرد نہیں ہیں بلکہ جیسا کہ ہم کئی بار حوالے پیش کر کے ثابت کر چکے ہیں۔ اسلام کے بڑے بڑے جید علماء وہی معنے لیتے ہیں۔ جو ہم لیتے ہیں۔ جن میں سے شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ نے تو نہایت وضاحت سے ختم نبوت کی تشریح فرمائی ہے۔ اور صاف صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ غیر تشریعی نبی آنے سے ختم نبوت کی مہر نہیں ٹوٹتی۔ زمانہ جدید کے علمائے اسلام میں سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ دیوبند نے تو اور بھی وضاحت فرمائی ہے۔ اور بعینہٖ وہی معنے لئے ہیں۔ جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے کئے ہیں۔ اور آپ کے ماننے والے لیتے ہیں۔ آپ کے خیال میں تقدم زمانی تو کوئی وجہ فضیلت کی چیز ہی نہیں۔ اس لئے ختم نبوت کے معنے فضیلت کے یعنی تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ کی فضیلت کے معنے ہی بہترین ہیں۔

اس معنے کے لحاظ سے جو احمدی ختم نبوت کے لیتے ہیں "ختم نبوۃ زندہ باد" کا نعرہ صحیح ہے۔ کیونکہ احمدی ختم نبوت کے اثباتی معنے لیتے ہیں یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام پر فضیلت حاصل ہے۔ جو قیامت تک کے لئے ہے۔ نہ آپ سے پہلے کوئی آپ سے بڑھ کر نبی ہوا اور نہ بعد میں ہوگا۔ آپ افضل الانبیاء اور زینت الانبیاء ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں

ہر نبوت را بروشد اختتام

یعنے آپ کو ہر نبوت کے افضال بدرجہ اتم دیئے گئے ہیں ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہی نہیں بلکہ خاتم النبیین ہونے کی حیثیت سے سب سے بڑی فضیلت جو آپ کو دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کی ذات نبی تراش ہے یعنی فنافی الرسول ہونے سے نبوت کا درجہ بھی تفویض ہوتا ہے۔ اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جس کو آپ کے فیض سے نبوت نہ ملے۔ اس لئے ہم احمدی تو یہ نعرہ لگا سکتے ہیں۔

"ختم نبوت زندہ باد"

مگر وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اب کوئی نبی فنافی الرسول ہونے سے بھی نہیں آسکتا۔ وہ ایسا نعرہ لگائیں تو ان کو زیب نہیں دیتا۔ کیونکہ نفی یا موت کے لئے زندہ باد کا نعرہ تو نہایت ہی مضحکہ خیز ہے۔

پھر حقیقت تو یہ ہے کہ دشمنان احمدیت جو ختم نبوت کے یہ معنے کرتے ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو آسمان پر زندہ موجود ہیں مع اپنی ذاتی اسرائیلی نبوت کے نازل ہوں گے۔ اور امت محمدیہ کی اعانت فرمائیں گے۔ اس لئے وہ دو متضاد باتوں پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام جو نبی اللہ بھی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریف لائیں گے۔ تو ثابت ہوا کہ محض تقدم کی وجہ سے جو فضیلت مخالفین احمدیت "خاتم النبیین" کی فرض کرتے ہیں۔ اس کی بھی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ نبوت ملنے کا سوال نہیں ہے کہ کب نبوت ملی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے یا پیچھے بلکہ سوال یہ ہے کہ آیا آپ کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہے یا نہیں سو اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام نبی اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امت محمدیہ کی اعانت کے لئے تشریف لائیں گے۔ تو اس کے صاف معنے یہ ہیں کہ آپ کے بعد نبی کی ضرورت ہے۔ لیکن احمدیوں کے نزدیک اب کوئی نبی نہیں آسکتا۔ جو پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا امتی نہ ہو۔ اور صرف فنافی الرسول ہونے سے نبوت کا درجہ پا سکتا ہے۔ جو دراصل نبوت محمدیہ کا ہی ظل یا پرتو ہے لیکن باہر سے ایک نبی بعد خاتم النبیین لانے سے جو پہلے امتی نہیں ہے۔ ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جاتی ہے۔ یعنی اس طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی نبوت آپ کی نبوت کی مرہون نہیں بلکہ اپنی ذاتی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لحاظ سے ختم نبوت کے وہ معنے کرنا جو احراری مولوی یا ان کے ہمنوا کرتے ہیں۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے اعتقاد کے متضاد ہیں۔

پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث جو متفقہ طور پر صحیح مانی جاتی ہے۔ اور جو یہ ہے کہ

کنت خاتم النبیین و آدم
بین الماء و الطین

یعنی میں اس وقت خاتم النبیین تھا جبکہ حضرت آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔ یعنی ابھی آپ کا پیکر تیار نہیں ہوا تھا۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جہاں تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا تعلق ہے تمام انبیاء علیہم السلام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تک آپ کے بعد ہی ہوئے ہیں۔ ورنہ کم سے کم یہ ثابت ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کو تاخر و تقدم زمانی سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ یہ الفاظ سب انبیاء علیہم السلام پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر دلالت کرتے ہیں۔ یعنی تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں آپ کی کامل و اکمل نبوت کا ہی پرتو یا ظل ہیں۔ اور نہ صرف یہ بلکہ یہ کہ ہر نبوت کا کمال و اتمام بھی آپ پر ہی ہوتا ہے۔ بلکہ روحانی لحاظ سے نہ صرف آپ سے پہلے آنے والے انبیاء علیہم السلام کی نبوتیں آپ کی نبوت کا ہی پرتو ہیں۔ بلکہ آپ کے فیض سے آپ کے بعد بھی فنافی الرسول ہونے سے بھی درجہ نبوت حاصل ہو سکتا ہے۔ یعنی اول و آخر آپ کی نبوت ہی کارفرما ہے۔

اس لئے وہ لوگ جن کا اعتقاد ہے کہ زمانی لحاظ سے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ان کا "ختم نبوت زندہ باد" کا نعرہ لگانا مضحکہ خیز ہے۔ اور "تحفظ ختم نبوۃ" کی انجمنیں قائم کرنا اور کانفرنسیں منعقد کرنا بالکل بے معنی بات ہے۔ "ختم نبوۃ زندہ باد" کے نعرے اور "تحفظ ختم نبوۃ" کے ادعا کا حق صرف احمدیوں کو ہے۔ کیونکہ آج صرف انہی کے نزدیک اور انہی کے اعتقاد کے مطابق "خاتم النبیین" واقعی ایک زندہ حقیقت ہے۔

چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کی آخری تاریخ

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے چندہ حفاظت مرکز کی ادائیگی کے لئے چھ ماہ کی میعاد فرمائی تھی۔ اور یہ میعاد "الفضل" میں حضور کے اس ارشاد کی اشاعت کے لحاظ سے ۳۱ اکتوبر کو ختم ہو گئی ہے۔

جن دوستوں نے اب تک یہ چندہ ادا نہیں کیا ان کے لئے اب آخری موقعہ ہے۔ کہ وہ فوراً چندہ ادا کرنے کی سعادت حاصل کر لیں۔ اس چندہ کی جو رقوم اکتوبر کے آخر یا شروع نومبر میں روانہ کی جائیں گی۔ ان کا ۱۰ نومبر تک انتظار کیا جائے گا۔ اور اس تاریخ تک آنے والی رقوم میعاد کے اندر تصور کی جائیں گی۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے ÷

عوام کو مشتعل کرنے اور پاکستان کو بدنام کرنیوالے عناصر کے خلاف مؤثر اور فوری کارروائی کی جائے

چک ۲۱۶

(۱) یہ اجلاس حکومت کو بروقت انتباہ کردینا چاہتا ہے کہ شریر اور مفسد احراری عنصر نے نہایت اوچھے ہتھیاروں سے احمدیوں پر جو قاتلانہ حملے شروع کردیئے ہیں۔ حقیقت میں ایک سوچی سمجھی ہوئی سکیم ہے۔

(۲) اگر حکومت بروقت اس عنصر کا سدباب نہیں کرے گی تو اس کے نتائج پاکستان کے لئے خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔

سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۲۱۶ ج ب

گوجھڑوالہ ضلع ملتان

(۱) جماعت احمدیہ گوجھڑوالہ ضلع ملتان کا یہ اجلاس منعقدہ ۲۵/۱۱ حکومت پنجاب اور مرکزی پاکستان کی توجہ اوکاڑہ اور راولپنڈی میں دن دہاڑے احمدیوں کے اعلانیہ قتل کے واقعات کی طرف مبذول کرواتا ہے ان واقعات کی ذمہ داری ان شرپسند عناصر پر عائد ہوتی ہے جو اعلانیہ احمدیوں کو واجب القتل قرار دیتے ہوئے عوام الناس کو دیدہ دانستہ آئے دن مشتعل کرتے رہتے ہیں

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے استدعا کرتا ہے کہ اگر حکومت بروقت اس عنصر کو سدباب نہیں کرے گی۔ تو اس کے نتائج پاکستان کے امن و حفاظت کے لئے نہایت خطرناک ثابت ہوسکتے ہیں۔

پاکستان میں مسلمانوں کے بیسیوں فرقے ہیں۔ اگر اختلاف عقائد کی بناء پر فساد ہونے شروع ہوجائیں۔ تو ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک فتنہ فساد کی آگ لگ جاوے گی

(سیکرٹری امور عامہ گوجھڑوالہ)

چک سکندر

جماعت احمدیہ چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات۔ . . . .

. . . .

احمدی بھائیوں کی شہادت پر اپنے دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہے اور شہداء کے پسماندگان اور عزیزوں سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔ اس سے پہلے کوئٹہ میں ہمارے ایک احمدی بھائی کو شہید کیا گیا۔ اور اب حال ہی میں اوکاڑہ اور راولپنڈی میں احراریوں کی اشتعال انگیزیوں کے نتیجہ میں . . . . . دو احمدیوں کو شہید کر دیا ہے۔ یعنی پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد یہ تیسرا واقعہ ہے۔ جو کہ یکے بعد دیگرے شہید کئے گئے ہیں۔ یہ پُر امن مسلمان شہری خود مسلمانوں کے ہاتھوں سے محض مذہبی عقائد کی وجہ سے شہید کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت ہی خطرناک امر ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ اس قسم کے فتنوں کو وسیع ہونے سے قبل ان کے انسداد کی مؤثر تدابیر اختیار کرے اور ایسی کارروائی کرنے والوں کو قرار واقعی سزا دی جاوے۔ تاکہ ملک میں امن قائم رہ سکے۔

امیر جماعت احمدیہ چک سکندر

بھکر ضلع میانوالی

جماعت احمدیہ بھکر۔ ضلع میانوالی احمدی بھائیوں کی شہادت پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور ان کے عزیز و اقارب سے ہمدردی کا اظہار کرتی ہے۔ راولپنڈی اور اوکاڑہ کے دوستوں کو محض مذہبی عقائد کے اختلاف کے باعث شہید کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جو پاکستان کے امن و امان کو برباد کرنے والا ہے اور اس سے فتنہ و فساد کا دروازہ کھل جاتا ہے

حکومت کو چاہیئے کہ وہ اس قسم کے فتنوں کو ان کے وسیع ہونے سے پہلے بند کرے اور یہ کہ ان قاتلوں کی سزا کے ساتھ ان احراری ملاؤں کو بھی سزا دے جنہوں نے اپنی تقریروں سے ملک میں بدامنی پھیلا رکھی ہے

مبلغ جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی

مریدکے

جماعت احمدیہ منڈی مریدکے احراریوں کی طرف سے کی گئی ان سوز حرکات کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور حکومت پاکستان کے ذمہ دار ارکان کی خدمت میں سادہ اور عام فہم الفاظ میں کہدینا مناسب و بہتر سمجھتے ہیں۔ کہ جماعت احرار مسلمہ دشمن پاکستان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جماعت حکومت پاکستان نہیں۔ بلکہ بانیٔ پاکستان کے بنیادی اصول کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ جیسی وفادار و آئین پسند نیز غیر سیاسی جماعت کے خلاف طول و عرض پاکستان میں غیر ذمہ دارانہ اشتعال انگیزی کر رہی ہے اور ان کی اشتعال انگیزی کے سبب ہمارے ۲ دو مخلص احمدی اوکاڑہ اور راولپنڈی میں جام شہادت پی چکے ہیں

(۲) جماعت احمدیہ کا حافظ و ناصر خود اللہ تعالیٰ ہے۔ ہماری جانی قربانیاں احمدیت کو مٹانے میں نہیں بلکہ بڑھنے پھیلنے اور پھولنے میں ممد ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ لیکن ہم حکومت پاکستان کو خبردار کرنا چاہتے ہیں کہ اگر حکومت پاکستان کے ذمہ دار اکابر نے جلد از جلد اس غدار وطن ٹولہ کا سدباب نہ کیا تو پھر یہ پاکستان کے ازلی دشمن پاکستان میں گڑبڑ کی ایک ایسی خطرناک لہر پیدا کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کہ پاکستان کی بنیاد ہل جائے گی۔

شیخ بشیر احمد آزاد ابادی

سوداگر چاول منڈی مریدکے

مجلس عاملہ مسلم لیگ احمد نگر

"ہم جملہ ممبران مجلس عاملہ مسلم لیگ احمد نگر ضلع جھنگ جن میں سنی۔ شیعہ اور احمدی صاحبان سب شامل ہیں ان دو احمدیوں کے قتل پر جو اوکاڑہ اور راولپنڈی میں محض اختلاف عقیدہ کی بناء پر واقع ہوئے ہیں۔ نہایت ہی افسوس اور نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ قتل نہ صرف قرارداد مقاصد اور مسلم لیگ کے بنیادی اصولوں کو چیلنج ہے۔ بلکہ خود اسلام اور پھر جملہ عالم اسلام کے ماتھے پر ایک بدنما دھبہ ہے۔ ہم مسلم لیگ پاکستان اور حکومت پاکستان سے استدعا کرتے ہیں کہ اس قسم کے خلاف انسانیت حرکات کے انسداد کے لئے فوری اقدام کرے۔ اور آئندہ کے لئے ایسی تدابیر اختیار کرے۔ کہ اس قسم کی امن شکن حرکات کے لئے پاکستان میں کسی قسم کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اور اسلام کی طرف منسوب ہونے والے تمام فرقوں اور جملہ مذاہب کو اپنے عقیدہ اور خیال کے اظہار کی پوری آزادی ہونی چاہیئے۔ بشرطیکہ وہ ملکی قانون کا احترام کریں۔ اور کسی قسم کا فساد پیدا نہ ہو۔"

نائب سیکرٹری مسلم لیگ احمد نگر۔ براستہ لالیاں۔ ضلع جھنگ (پنجاب)

جماعت احمدیہ پارہ چناں

(۱)۔ جماعت احمدیہ پارہ چناں۔ ماسٹر غلام محمد صاحب مقیم اوکاڑہ و چوہدری بدرالدین صاحب مقیم راولپنڈی کی شہادت پر نہایت رنج و ملال کا اظہار کرتی ہے اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتی ہے۔

اور حکومت سے گذارش کرتی ہے کہ احرار کے فتنہ کا فوری انسداد فرماکر پاکستان کو بدنامی سے بچاوے تاکہ آئندہ ایسے وحشیانہ فعل کی جرأت نہ ہو

سیکرٹری امور عامہ و قائد خدام الاحمدیہ پارہ چناں کورم ایجنسی سرحد

ڈائریکٹرز صاحبان اور حصہ داران سٹار ہوزری اور امیدوار کارکنان ہوزری کی اطلاع کیلئے

ضروری اعلان

مورخہ ۵ر دسمبر ۱۹۵۰ء بروز اتوار بورڈ آف ڈائریکٹرز سٹار ہوزری کا ایک ضروری اجلاس اور دوسرا اجلاس حصہ داران سٹار ہوزری کا رتن باغ میں منعقد ہوگا۔ اس اجلاس کی اہم غرض روشن ہوزری جو حال میں ہمیں الاٹ ہوئی ہے اس کے از سر نو چلانے کے لئے ضروری مشورہ کرنا ہے۔ تمام ڈائریکٹرز اور حصہ داران سے امید کی جاتی ہے کہ وہ صبح دس بجے تک بمقام رتن باغ (لاہور) میں پہونچ جائیں اور مجھے معرفت صاحبزادہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب جودھامل بلڈنگ کے پتہ پر اپنے آنے کی اطلاع دیں۔ مشورہ طلب امر یہ ہے کہ ہوزری کو چلانے کے لئے سرمایہ کس قدر اور کس طرح حاصل کیا جائے۔ اس موقعہ پر ہوزری کے متعلق جملہ کوائف سے حصہ داران کو مطلع کیا جائے گا۔ جو احباب معذوری کی وجہ سے نہ آسکیں یا کسی جگہ ایک سے زیادہ تعداد میں حصہ دار ہوزری پائے جائیں۔ تو یہ سب اپنا ایک نمائندہ مقرر کرسکتے ہیں۔ اسی طرح جو کسی مجبوری سے نہ آسکیں۔ تو وہ لاہور میں کسی دوست کو اپنا نمائندہ مقرر کردیں اور اسے اور مجھے اطلاع دے دیں۔ نیز اپنی رائے سے بھی اطلاع دیں۔

علاوہ ازیں مورخہ ۷ر نومبر کو ان امیدوار کارکنوں کو ملاقات کا موقعہ دیا جائے گا۔ جو اس ہوزری میں کام کرنا چاہتے ہیں۔ مندرجہ ذیل احباب کی درخواستیں میرے پاس پہنچ چکی ہوئی ہیں۔ وہ ان ایام میں لاہور پہنچ جائیں۔ سوائے ان کے جن کے متعلق ربوہ کا مقام مقرر کیا گیا ہے۔ سفر خرچ آمد و رفت کے وہ خود ذمہ وار ہوں گے۔ درخواست کنندہ حسب ذیل ہیں:۔

(۱) میرزا محمد صادق صاحب ظفر آباد سٹیٹ
(۲) محمد صادق صاحب کرشن نگر لاہور
(۳) خدا بخش صاحب مہاجر محلہ رام نگر لاہور مکان ۱۲
(۴) عبدالمنان صاحب ابن شیخ احمد اللہ صاحب رضی اللہ عنہ لاہور
(۵) ملک محمد لطیف صاحب بھینی شرقپور
(۶) اللہ دین صاحب رنگریز مہاجر قادیان غوث آب محلہ عالم پناہ ربوہ میں مجھے ملیں)
(۷) محمد ابراہیم صاحب چک ۴۲۲ تحصیل ڈاک خانہ لنڈیانوالہ

(باقی بر صفحہ ۸)

"چندے کی مصیبت" حل کرنے کیلئے بیت اللہ فروشی

احرار کی اسلام دشمنی کا ایک شرمناک پہلو!

(از مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

کامریڈ محمد حسین صاحب نے ایک اشتہار بعنوان "احرار کی بیت اللہ فروشی اور غداری پر مسٹر مظہر علی کی مہر تصدیق" ۱۹۳۷ء میں شائع کیا تھا۔ اس اشتہار میں ایک خط جس کا عکس بھی شائع کیا گیا ہے۔ نقل کیا گیا ہے۔ جو مسٹر مظہر علی جنرل سیکرٹری مجلس احرار نے ۸ر ستمبر ۱۹۳۵ء کو گورداسپور سے چوہدری افضل حق کو لکھا تھا۔ اس خط میں مظہر علی صاحب لکھتے ہیں۔

"مسئلہ حجاز کے متعلق میرا مشورہ صرف اتنا ہے کہ سلطان کی براہ راست ہرگز مخالفت نہ کی جائے۔ کیونکہ اس طرح یہ تحریک، ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو گی۔ یہ مانا کہ "اس کی" انگیخت میں "اس" کا بھی کوئی خاص فائدہ ہوگا۔ مگر ہمیں اس سے کیا ہمارا مطلب پورا پورا حل ہو جائے گا۔ پبلک کی توجہ شہید گنج ایجی ٹیشن سے ہٹانے کا اس سے بہتر اور کوئی حربہ نہیں ہو سکتا۔ نیز اگر سلطان ابن سعود پر کما حقہٗ اثر ہو گیا تو مالی مشکلات بھی حل ہو جائیں گی۔ اور چندے کی مصیبت سے کچھ عرصہ کے لئے نجات حاصل ہو جائے گی۔"

اس خط سے جو نتیجہ کامریڈ محمد حسین صاحب نے اخذ کیا ہے وہ پیرایہ میں لکھتے ہیں۔

"مسئلہ حجاز کے متعلق جو تحریک احرار نے طوفان کی طرح اٹھائی تھی سادہ جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔ اس میں انگریزی حکومت کی طرف نے سخن صرف اس وجہ سے تھا۔ کہ کہیں مسلمان نہ بھانپ جائیں۔ کہ سلطان کی مخالفت کر کے حجاز کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ ورنہ اصل مقصد سلطان کی مخالفت تھا۔ ..... اس خط کا مضمون روح فرسا اور دل کو ہلا دینے والا ہے۔ کہ اس کے نتائج کا خیال کر کے بھی ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں ذرا خیال تو کرو ایک شخص بدنیتی سے اپنے اغراض اور ذاتی منافع کی خاطر سلطان ابن سعود کے خلاف ایجی ٹیشن کی تحریک احرار سے کرتا ہے۔ احرار اس کی نیت کو سمجھتے ہیں اور چوہدری افضل حق صاحب مولوی مظہر علی کو لکھتے ہیں کہ یہ مشورہ دینے والا نیک نیت معلوم نہیں ہوتا۔ اس کی اپنی اغراض اس تحریک سے وابستہ ہیں۔ لیکن مولوی مظہر علی جواب دیتے ہیں۔ کہ ہمیں اس سے کیا اگر اس مشورہ کا پیش کرنے والا احجاز ایجی ٹیشن سے کوئی ذاتی فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ ہمیں تو صرف یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس میں ہمارا بھی فائدہ ہے ... سلطان ابن سعود اگر احرار سے ڈر گئے۔ تو ان کو خاموش کرانے کے لئے روپیہ دیں گے۔ اور احرار چندہ کی مصیبت سے آزاد ہو کر کچھ دن بغیر چندہ مانگنے کے آرام سے زندگی بسر کریں گے۔ الٰہی یہ کیسی خطرناک سازش تھی صرف اس لئے ... کہ احرار کے لیڈروں کو کچھ رقوم وصول ہو جائیں عرب کا امن اس مقدس مقام کا امن جس سے اسلام کی امیدیں وابستہ ہیں جس میں ہمارے آقا اور سب نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اقدس مدفون ہے۔ جس میں وہ کعبہ ہے جو خدا کا گھر کہلاتا ہے۔ اور تمام مسلمانوں کا قبلہ توجہ ہے وہ گھر جسے خدا تعالیٰ نے امن کی جگہ فرمایا ہے۔ ہاں اسے ہاں اسے صرف اس لئے جنگ کا میدان بنانے کی تجویز کی۔ اور اس کی حکومت کو خطرہ میں ڈالنے کی تدبیر کی کہ احرار کو کچھ روپیہ مل جائے۔ ہر ایک یہ جانتا ہے۔ کہ جس وقت یہ شورہ شر شروع ہوا ہے۔ حجاز کا معاہدہ برطانوی اور دوسری کمپنیوں سے ہو چکا تھا۔ احراری شورش کا نتیجہ یہی نکل سکتا تھا۔ کہ یا تو سلطان ان سے ڈر کر اس معاہدہ کو منسوخ کر دیتے اور عرب کے تعلقات دوسری حکومتوں سے بگڑ جاتے اور ممکن تھا۔ کہ جنگ تک نوبت آتی یا پھر وہ اس معاہدہ پر مصر رہتے اور عربوں میں ان کے خلاف بدظنی پیدا ہو کر ملک میں بغاوت اور خانہ جنگی شروع ہو جاتی۔ ان دونوں میں سے کوئی صورت بھی پیدا ہوتی۔ اس کے انجام کو ذہن میں لا کر بھی ایک مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے لیکن اس جرم عظیم کا مشورہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے اس لئے دیا۔ اور چوہدری افضل حق صاحب اور مجلس احرار نے اس لئے قبول کیا۔ کہ احرار کو روپیہ وصول ہو جائے گا۔ گویا مکہ معظمہ کا امن برباد ہو جاتا ہے تو ہو جائے مدینہ منورہ خطرہ میں پڑ جاتا ہے تو پڑ جائے لیکن احرار کو چند دن روٹی میسر آ جائے خدایا ایک مسلم کہلانے والے کا دل ایسا سخت بھی ہو سکتا ہے۔ کیا وہ یہاں تک گر سکتا ہے کہ ایک طرف وہ تیری مسجدوں کے گرانے میں مدد دے اور دوسری طرف تیرے بیت عتیق اور تیرے بلد امین کو فساد سے اور صلح کو جنگ سے بدلنے کی کوشش کرے۔ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح اپنے روضۂ مبارک میں ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتی ہوگی اور ان کے رب کا غضب ان احرار کے لئے کس طرح بھڑک نہ اٹھے گا۔ رب العزت کیا کہتا ہوگا۔ کہ جس کے گھر کے امن کا میں نے تا ابد وعدہ کیا ہے اس کے امن کو برباد کرنے کے لئے ایک مسلمان کہلانے والی جماعت آمادہ ہو رہی ہے۔ اور وہ بھی صرف چند دراہم کے لئے حضرت یوسفؑ کے بھائیوں پر لوگ تعجب کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے اپنے بھائی کو چند درہموں کے لئے فروخت کر دیا۔ لیکن کیا یہ اس سے بھی زیادہ تعجب کی بات نہیں کہ احرار کے بعض لیڈر خدا کے گھر کو فروخت کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور اس قیمت کے بدلے میں جس کا ملنا بھی یقینی نہیں تھا۔ یہ محض خدا کا فضل تھا۔ کہ اس نے احرار کی اس تجویز کو ناکام کر دیا۔ ... لوگ احرار کے کہنے سے اس ایجی ٹیشن میں شامل ہو جاتے۔ تو یقیناً عرب میں سلطان کے خلاف بغاوت ہو کر مکہ اور مدینہ کا امن برباد ہو جاتا ... ... اے سیالکوٹ کے نوجوانو! اب شہروں سے زیادہ تم پر ایک ذمہ داری ہے تمہارے ہی شہر کو مولوی مظہر علی اظہر اور ان کے ساتھیوں نے اس اعلان کے لئے چنا تھا ... . اے سیالکوٹ تیری غیرت اسلامی کا ناجائز فائدہ اٹھایا گیا۔ تیرے ہی ہاتھوں تیرے محبوب کعبہ پر تیر چلوایا گیا۔ اٹھ اٹھ کہ اب بھی کفارہ کا وقت ہے۔ جاگ جاگ کہ تیرے ایمان کا دشمن تیری پگڑی اٹھائے لئے جا رہا ہے اب جب کہ تجھے معلوم ہو چکا کہ احرار تیرے دوست نہیں بلکہ تیرے ایمان کے دشمن ہیں ..... اے پنجاب تو بھی اس ذمہ داری سے آزاد نہیں۔ احرار نے تیرے ہی گہوارے میں پرورش پائی ہے اور تیری چھاتیوں کا دودھ پیا ہے۔ اور ہمیشہ وہ تیری عقل سے کھیلتے رہے ہیں۔ کیا تیرے لئے وقت نہیں آیا۔ کہ تو بیدار ہو ..... میں جانتا ہوں کہ مسلمانوں کی اکثریت کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے لیکن دین سے بے غیرت نہیں بنایا جا سکتا۔ اور مجھے یقین ہے کہ جب مسلمانوں پر احرار کی حقیقت کھل گئی۔ تو وہ انہیں بتا دیں گے کہ ان کا راستہ اور ہے اور احرار کا راستہ اور ہے۔"

(کامریڈ محمد حسین از امرتسر)

مذکورہ بالا اشتہار کا ایک ایک لفظ احرار کی اسلام دشمنی اور اسلام سے غداری کا واضح اور روشن ثبوت ہے۔ کیا اس انکشاف کے بعد بھی عوام الناس ان غداروں اور دشمنان اسلام کی شکم پروری کریں گے؟

قابل توجہ سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت

نظارت تعلیم و تربیت نے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ کو ماہ ستمبر میں رپورٹ فارم بھجوائے تھے۔ اور خطوط کے ذریعہ تاکید کی تھی۔ کہ ہر ماہ کی ۱۰ر تاریخ تک رپورٹ آ جانی چاہیئے۔ مگر افسوس ہے کہ سیکرٹری صاحبان میں سے تھوڑے احباب نے توجہ فرمائی ہے۔ یعنی صرف تیرہ جماعتوں کی طرف سے ماہ ستمبر کی رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اور باقی جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان نے رپورٹ نہیں بھجوائی۔ اس مختصر نوٹ سے ذریعہ نظارت ہذا سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ مہربانی کر کے ۱۰ر نومبر تک ماہ اکتوبر کی رپورٹ بھجوائیں۔ اور اس رپورٹ کے ہمراہ ستمبر کی رپورٹ بھی بھجوائی جائے۔

۲۔ وہ جماعتیں جنہوں نے ابھی تک سیکرٹری تعلیم و تربیت کا انتخاب نہیں کیا وہ مہربانی کر کے سیکرٹری تعلیم و تربیت کا انتخاب کر کے نظارت ہذا کو رپورٹ بھجوائیں۔ اور منظوری حاصل کریں۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

احباب کرام سے ایک ضروری درخواست

ایک اہم مضمون کے سلسلہ میں اخبارات اور رسائل وغیرہ کے ان اقتباسات کی ضرورت ہے۔ جن میں زلزلہ آسام اور سیلاب پنجاب کو غیر معمولی حادثہ یا عذاب اور ہولناک مصیبت قرار دیا گیا ہے۔ ہر زبان کے ایسے اقتباس کی اشد ضرورت ہے۔ اخبار بین حضرات سے عرض ہے۔ کہ براہ کرم ایسے اقتباسات اصل شکل میں ارسال فرمائیں جنہیں حلد واپس کیا جا سکتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(خاکسار ابو العطاء جالندھری احمد نگر براستہ لالیاں)

درخواست ہائے دعاء

خاکسار پر مخالفین سلسلہ نے تین مقدمات ایک لمبے عرصہ سے کورٹ میں دائر کئے ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ عاجز کو عزت و آبرو کے ساتھ کامیابی نصیب کرے۔ آمین ثم آمین

عاجز سید توکل علی احمدی از جماعت احمدیہ سونگھڑہ ضلع کٹک اڑیسہ

(۲) میرے نانا جان ملک محمد فضل ٹھیکیدار ساکن گوجرانوالہ سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بیمار ہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست کرتے ہیں۔ (محمود احمد فرسٹ ایئر تعلیم الاسلام کالج لاہور)

اللہ تعالیٰ نے میری تعلیم کو کشتی نوح قرار دیا ہے

از مکرم شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ

واللہ ہمچو کشتی نوحم ز کردگار
بدقسمت آنکہ دور بماند ز لنگرم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب دعویٰ کیا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے میری تعلیم کو کشتی نوحؑ قرار دیا ہے۔ جو لوگ اس تعلیم پر عمل کریں گے وہ بچ جائیں گے اور جو انکار کریں اپنے برے اعمال کی بنا پر وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکانے کا موجب بنیں گے تو آپ کے خلاف دنیا میں ایک شور قیامت برپا ہو گیا۔ پیر۔ گدی نشین۔ علماء۔ فقراء اور عوام الناس سب آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سنت انا لننصر رسلنا والذین آمنوا فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم یقوم الاشھاد کے مطابق آپ کی اور آپ کی جماعت کی ہر مرحلہ پر امداد کی اور اس قدر زور آور حملوں سے آپ کی سچائی ظاہر کی کہ دنیا پکار اٹھی کہ الٰہی کیا ہونے والا ہے!

موجودہ سیلابوں کے باعث ہندوستان اور پاکستان میں جو تباہی آئی اس نے نوح کا زمانہ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے پھر لا دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے چھیالیس سال قبل جو فرمایا تھا کہ:-

"میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶، ۲۵۷)

نیز فرمایا:-

"میرے پر خدا نے ظاہر کیا تھا کہ سخت بارشیں ہوں گی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۶۴)

حضورؑ کا یہ فرمودہ لفظاً لفظاً پورا ثابت ہوا۔ ناممکن ہے کہ کوئی سنجیدہ آدمی ان الفاظ کو پڑھے اور پھر ان کی سچائی کا قائل نہ ہو۔ لیکن بعض لوگوں کے قلوب میں یہ سوال پیدا ہو رہا ہے کہ اگر یہ عذاب حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہودؑ کے انکار کی وجہ سے آ رہے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ موجودہ سیلاب میں احمدیوں کے مکانوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔ ایسے لوگ چاہتے ہیں کہ قرآن کریم سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا جائے کہ کسی قوم کو اپنے زمانہ کے مامور کے انکار کی وجہ سے کوئی سزا ملی ہو اور پھر اس کی جماعت کو بھی اس نقصان میں کسی قدر حصہ دار بننا پڑا ہو۔

اس کے جواب میں قرآن کریم سے ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں جو آج "طوفان نوحؑ" کے نام سے زبان زد خلائق ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کی مختصر سی جماعت کے افراد طوفان کے آنے سے پہلے یقیناً اپنے اپنے مکانوں میں رہتے ہوں گے۔ مگر جب خدا کے حکم واصنع الفلک باعیننا ووحینا کے مطابق آپ نے کشتی تیار کی اور اس میں آپ اپنی جماعت کی معیت میں سوار ہو گئے تو اس شدید طوفان میں مومنوں کے مکانات وغیرہ یقیناً سیلاب وغیرہ میں بہ گئے ہوں گے۔ کیونکہ تمام علاقہ میں سوائے پانی کے اور کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ اگر مکانوں نے محفوظ رہنا ہوتا تو یقیناً کشتی تیار کروانے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ خدا تعالیٰ ان مکانوں میں ہی مومنوں کو رکھ کر ان کی جانیں بچا سکتا تھا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔

اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو جب کفار کے مقابلہ میں تلوار اٹھانے کی اجازت حاصل ہوئی تو محض اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ہاتھوں کفار کو عذاب دینا چاہتا تھا۔ مگر کیا مسلمانوں کو ان لڑائیوں میں کوئی نقصان نہیں پہنچا؟ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مومنین۔ (توبہ رکوع ۲)

یعنی لڑو ان سے اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے سزا دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا اور تمہاری ان کے مقابلہ میں امداد کرے گا اور مومن قوم کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا۔

گو ساتھ ہی فرماتا ہے ان یمسسکم قرح فقد مس القوم قرح مثلہ (آل عمران) یعنی اگر تمہیں کوئی زخم پہنچا ہے تو تمہاری مخالف قوم کو بھی تو ویسا ہی پہنچا ہے۔

پھر فرماتا ہے اولما اصابتکم مصیبۃ قد اصبتم مثلیھا۔ یعنی اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچی ہے تو کافروں کو تم اس سے دگنی پہنچا چکے ہو۔ چنانچہ نہ صرف معمولی تکلیف بلکہ بسا اوقات مومنوں کو جام شہادت بھی نوش کرنا پڑا ہے آیت لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون (آل عمران ع ۱۷) (یعنی جو لوگ راہ خدا میں مارے گئے ان کو مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں)۔ اس پر شاہد ناطق ہے۔ تاریخ سے تو اس کی سینکڑوں مثالیں مل سکتی ہیں۔

ایک سوال یہ کیا گیا ہے کہ ان سیلابوں اور زلزلوں اور دیگر آفات کو صرف انہی علاقوں میں آنا چاہیئے تھا جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پہنچ چکی ہے۔ آسام کا تو اکثر علاقہ حضرت کے نام سے بھی واقف نہیں ہوگا۔ پھر وہ لوگ کیوں عذاب الٰہی سے تباہ و برباد ہوئے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ درست نہیں کہ آسام کے علاقہ میں حضرت کا نام نہیں پہنچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہی وہاں آپ کے ماننے والوں کی ایک مخلص جماعت پیدا ہو چکی تھی۔ چنانچہ پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب ایم۔ اے سابق ہوم سیکرٹری گورنمنٹ آسام اپنے والد بزرگوار حضرت مولٰنا محمد امیر صاحبؓ (جو حال ہی میں ۹۰ سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں) کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پہلا تبلیغی اشتہار جو انگریزی اور اردو میں ۱۸۸۷ء میں شائع ہوا تھا حضرت امام الواعظین مولوی غلام امام صاحب منی پور کے ذریعہ ان کے ہاتھ لگا۔ اشتہار کا پڑھنا تھا کہ ان کا چہرہ روشن ہو گیا اور بیعت کا خط فوراً بلاتامل لکھ دیا۔"

پھر لکھتے ہیں:-

"میرے والد بزرگوار کی آواز اس دیار میں احمدیت کی تبلیغ میں سب سے پہلے اٹھی مخالفت کا پیدا ہونا ضروری تھا۔۔۔ مگر وہ ہر فتنہ کے موقعہ پر جو دشمنان احمدیت پیدا کرتے تھے پہاڑ کی طرح محفوظ رہے۔ ان کے وعظ و تبلیغ کے نتیجہ میں قریباً دو سو اشخاص نے احمدیت کو قبول کیا۔"

(الفضل ۱۳ر اکتوبر ۱۹۵۰ء)

کیا اب بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ آسام میں آپ کا نام نہیں پہنچا۔ بلکہ میں کہتا ہوں۔ آسام کا علاقہ تو ہندوستان میں واقع ہے۔ آپ کا نام تو آپ کی زندگی میں ہی تمام دنیا میں پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:-

"بعض نادان کہتے ہیں کہ یورپ اور امریکہ کے اکثر انسان آپ کے نام سے بھی بے خبر ہیں پھر وہ لوگ زلزلوں اور آتش فشاں پہاڑوں سے کیوں ہلاک ہوئے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے کثرت گناہوں اور بدکاریوں کی وجہ سے اس لائق ہو چکے تھے کہ دنیا میں ان پر عذاب نازل کیا جائے۔ پس خدا تعالیٰ نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا۔ اور جب نبی مبعوث ہو گیا اور اس قوم کو ہزارہا اشتہاروں اور رسالوں سے دعوت کی گئی تب وہ وقت آ گیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔ اور یہ بات سراسر غلط ہے کہ یورپ اور امریکہ کے لوگ میرے نام سے بھی بے خبر ہیں۔ یہ امر کسی منصف مزاج پر پوشیدہ نہیں رہے گا کہ عرصہ قریباً بیس ۲۰ برس کا گذر گیا ہے جبکہ میں نے سولہ ہزار اشتہار دعوت انگریزی میں چھپوا کر اور اس میں اپنے دعویٰ اور دلائل کا ذکر کر کے یورپ اور امریکہ میں تقسیم کیا تھا۔ اور بعد اس کے مختلف اشتہارات وقتاً فوقتاً تقسیم ہوتے رہے اور پھر کئی برس سے رسالہ انگریزی ریویو آف ریلیجنز یورپ اور امریکہ میں بھیجا جاتا ہے۔ اور یورپ کے اخباروں میں بارہا میرے دعوے کا ذکر ہوا ہے۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۵۲)

پس یہ خیال کہ گویا کسی جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نہیں پہنچا بالکل غلط ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ یکدم تمام دنیا پر عذاب کیوں نہیں آجاتا کیوں کبھی کسی جگہ اور کبھی کسی جگہ۔ کبھی کم اور کبھی زیادہ عذاب آتا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ عذاب میں سبھی کو اپنے اپنے وقت پر مبتلا کرتا ہے۔ لیکن اس کا مقصد دنیا کو تباہ کرنا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ رحمٰن ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ توبہ و استغفار کر کے اپنی اصلاح کر لیں۔ چنانچہ اسی وجہ سے وہ پہلے ایک علاقہ میں ہلکا عذاب نازل کرتا ہے اور خطرناک تباہی سے لوگوں کو محفوظ رکھتا ہے۔ جب لوگ اس کی طرف رجوع نہ کریں تو پھر ذرا سخت جھٹکا دیتا ہے۔ جب اس سے بھی لوگوں میں بیداری پیدا نہ ہو تو اس کی گرفت اکثر لوگوں کی تباہی کا موجب ہو جاتی ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے ولنذیقنھم من العذاب الادنیٰ دون العذاب الاکبر لعلھم یرجعون۔ اور ایسے عذاب کبھی کسی جگہ

کسی جگہ اس لئے آتے ہیں تا دوسرے لوگ
ہیوں سے سبق حاصل کریں۔ چنانچہ دیکھ لو مشرقی
جب گذشتہ انقلاب کے زمانہ میں قتل و غارت
ت و ناموس کی بربادی کے رنگ میں عذاب آیا۔
پنجاب کے بعض لوگوں کو یہ کہتے سنا گیا کہ نہ معلوم
پنجاب کے لوگوں نے کس قدر خطرناک گناہ کئے
ن کی پاداش میں آج ان کو یہ مصیبت پیش آئی
اپنے گناہ بھول گئے۔ ممکن ہے پاکستان
ہندوستان کے وہ علاقے جو موجودہ سیلاب کی
کاریوں سے محفوظ رہے ہیں اس حفاظت کو
نیکی پر محمول کرلیں۔ مگر یہ غلط ہے انہیں
اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیئے۔ خدا کے غضب سے
وہی لوگ محفوظ رہ سکتے ہیں جو اس سے ڈرتے
صدقہ و خیرات اور آہ و زاری اور انابت
للہ سے اس کی رضاجوئی کی راہوں کو تلاش
ہیں۔ ایسے لوگ بے شک بموجب ارشاد
ندی وما کان اللّٰہ معذبھم وھم
فرون (انفال ع ۴) (یعنی ان کو اللہ تعالیٰ
ت میں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ استغفار
ہے ہوں) اس عذاب سے محفوظ رہیں گے۔
چہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے ہیں:۔
اس کی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایک
رف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں
کتوں کی طرح مسلط کردیتا ہے اور ایک
رت فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کی
خدمت کریں۔ ایسا ہی جب دنیا پر اس کا
غضب مستولی ہوتا ہے اور اس کا قہر ظالموں
پر جوش مارتا ہے تو اس کی آنکھ اس کے
حامی لوگوں کی حفاظت کرتی ہے اگر ایسا نہ
ہو تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا
اور کوئی ان کو شناخت نہ کرسکتا۔" (کشتی نوح ص۲)
پس احمدیت خدا تعالےٰ کی کشتی ہے۔ جو
اس پر سوار ہوں گے یقیناً ان پر کوئی ایسی
فت نہیں آئے گی جو ان کو پیس کر رکھ دے
بتلا آئیں گے اور بہت آئیں گے لیکن اس
لئے نہیں کہ سلسلہ کی ترقی میں رکاوٹ ثابت
ں۔ بلکہ ہر ابتلا کے بعد انشاء اللہ سلسلہ
ن دونی اور رات چوگنی ترقی کرے گا۔ اور
وہ وقت دور نہیں جبکہ مخالف اپنی غلطی کا
اقرار کریں گے اور اپنے مولا سے آہ و زاری
کے اپنی غلطی کا اقرار کریں گے اور معافی کے
لبگار ہوں گے۔ "یخرون علی الاذقان
سجداً" (الہام حضرت مسیح موعودؑ)
اے خدا تو وہ دن جلد لا۔ آمین

ڈائرکٹرز صاحبان اور حصہ داران ہوزری
(بقیہ صفحہ ۴)

(۸) سید محمد علی شاہ ماسٹر عطا ہوزری وہرم پورہ لاہور حال ساکن چک ۳۲/۲۰R اوکاڑہ
(۹) روشن محمد صاحب مہاجر ترگڑی گوجرانوالہ
(۱۰) محمد شفیع خان صاحب ٹھلہ
(۱۱) محمد عظیم خان صاحب (۱۲) عطا محمد خان صاحب چوک بدرالدین مزنگ لاہور (۱۳) مبارک احمد خان صاحب ۱۰۲ ڈی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور
(۱۴) لال دین صاحب ولد سندھی (۱۵) فضل دین صاحب (۱۶) محمد صدیق صاحب ربوہ یہ صاحب مجھے ربوہ ۸ نومبر کو ملیں
(۱۷) سید سعید احمد صاحب چنیوٹ
(۱۸) چوہدری قمرالدین صاحب چنیوٹ
نوٹ:۔ جو احباب کسی جگہ ملازم ہیں۔ ان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ جہاں ملازم ہیں۔ وہاں سے رضامندی حاصل کریں۔ تاکہ کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہو۔ رنگساز اور درزی کی فوری ضرورت نہ ہوگی۔ وہ ان تاریخوں کے بعد ربوہ میں مجھے باسانی مل سکتے ہیں۔
(خاکسار زین العابدین ولی اللہ پریذیڈنٹ بورڈ آف ڈائرکٹرز)

درخواستہائے دعا

میری بچی دو روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں
(خاکسار خورشید احمد سیالکوٹی)

(۲) میرا بھائی عزیز خورشید احمد ۶ یوم سے بیمار ہے۔ احباب عزیز مذکور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
(محمد لطیف احمد متعلم ہشتم کلاس چنیوٹ ہائی سکول لائلپور)

تمام مردانہ پوشیدہ امراض کا

تسلی صدی کامیاب علاج کی گارنٹی کے لئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہیوترا سے مشورہ کریں اگر آپ اپنی جوانی کو تباہ کر کے ہوش آنے پر قسم قسم کے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں۔ تو آپ بالکل نہ گھبرائیں۔ بلکہ زندگی کا صحیح لطف اٹھانے کیلئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں۔ خاص مردانہ کمزوری خواہ کسی وجہ سے بھی ہوگئی ہو کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی ایک ہفتہ میں گارنٹی سے کیا جاتا ہے کے ایڈریس کا اچھی طرح خیال کریں۔ پتہ:۔ ڈاکٹر حکیم محمد شفیع سہیوترا بمبئی دواخانہ رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پرانا رکلی لاہور۔ جو صاحب تشریف نہ لاسکتے ہوں جواب کیلئے چھ پیسے کے ٹکٹ ارسال کریں
صبح ۹ سے ۱ بجے تک
شام ۳ بجے سے ۷ بجے تک

وقت ہے صدر انجمن احمدیہ کے متعلق
۱/۲ الاکھ روپیہ کے انعامات

انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت نائب تحصیلدار صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوئم لیہ ضلع مظفرگڑھ

مقدمہ ۷/۶

اللہ ڈوایا ولد اللہ وسایا قوم گادڑ سکنہ چاہ میانی الہ موضع تھہند خورد تحصیل لیہ

بنام :۔ منموہن رائے وغیرہ

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ نمبر ۳۴ واقعہ موضع تھہند خورد تحصیل لیہ:۔

بنام

منموہن رائے، موہن لال، ہربنس لال پسران چھبیلداس ویرم چند ولد ملکی چند، جسونت رام ولد بھگت رام دوہرم چند ولد میرہ رام قوم اروڑہ ریواڑی سکنائے ہندوستان

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی منموہن رائے وغیرہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام منموہن رائے وغیرہ جاری کیا جاتا ہے کہ اگر منموہن رائے وغیرہ مذکور تاریخ ۱۱/۵۰-۲۳ کو مقام لیہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۲۴-۱۰-۵۰ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب چوہدری اعظم علی صاحب بہادر بی۔ ایس۔ سی (آنرز) ایل ایل بی پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین لائلپور

نمبر مقدمہ ۱۲۶ بابت سال ۱۹۵۰ء

برکت علی۔ محمد علی پسران رحمت اللہ ذات راجپوت سکنہ چک ۲۴۷/ر ب تحصیل و ضلع لائلپور۔

بنام

۱۔ کرم چند۔ ۲ بخت رام پسران گہلا رام ذات اروڑہ سکنہ چک ۲۴۷/ر ب حال ہندوستان
(۳) ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی لائلپور

درخواست زیر دفعہ ۱۸ آرڈیننس ۱۵ ۱۹۴۹ء کہ اراضی کھیوٹ نمبر ۶۲ کھتونی نمبر ۱۱۲ مربعہ ۳۷/۴۳ کیلہ جات ۱۱/۲ – ۱۲/۲ – ۱۳/۲ – ۱۴/۲ – ۱۵ و ۱۶/۲ تا ۲۵ برقبہ ۱۰۷ کنال ۶ مرلہ واقعہ چک ۲۸۹/ر ب تحصیل لائلپور مندرجہ نمبری ۳۴۲ – ۴۳ جائداد متروکہ غیر مسلم نہیں ہے۔

بنام

کرم چند۔ بخت رام پسران گہلا رام ذات اروڑہ سکنہ چک ۲۴۷/ر ب حال ہندوستان (۳) ری ہیبلی ٹیشن اتھارٹی لائلپور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیان کرم چند بخت رام پسران مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ اور روپوش ہیں۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام کرم چند۔ بخت رام پسران گہلا رام مذکوران جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کرم چند۔ بخت رام مذکور تاریخ ۱۵ ماہ نومبر ۱۹۵۰ء کو مقام لائلپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بتاریخ ۱۰ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

دستخط حاکم ......

مہر عدالت

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

دواخانہ خدمت خلق

تریاق کبیر: گھر کا ڈاکٹر ہر بیماری کا فوری علاج جو ہم نے امرت دھارا کے بالمقابل ایجاد کیا ہے۔ قیمت چھوٹی شیشی بارہ آنے

سرمہ ممیرا خاص: امراض چشم کا نہایت کامیاب علاج۔ ربوہ کا بے نظیر تحفہ قیمت فی تولہ تین روپیہ ۳ ماشہ ۱۵ر

دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ ضلع جھنگ

اولاد نرینہ۔ اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت دس روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

جارج برنارڈ شا اس زمانہ کی ایک اہم شخصیت تھے

چودھری ظہور احمد باجوہ امام مسجد لنڈن کا بیان

لنڈن ۳ نومبر۔ جارج برنارڈ شا جن کا ۹۴ سال کی عمر میں کل انتقال ہوگیا پاک و ہند برصغیر میں جو دلچسپی لیتے رہے تھے اور قومی آزادی کے حصول سے پہلے اور بعد وہ یہاں کے عوام کی خواہشات سے جس طرح ہمدردی کرتے رہے اس کا یہاں اکثر لوگ تذکرہ کر رہے ہیں۔

شا کی وفادار سیکرٹری مس پیچ نے مصنف کی موت سے چند گھنٹے پیشتر اسٹار کو بتایا کہ اس حالیہ حادثہ کے بعد جس میں شا کی ران کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی پاکستانیوں نے شا کی خیر و عافیت میں خاص دلچسپی ظاہر کی تھی۔ دنیا کے مختلف حصوں سے جو ۲۰۰۰ خطوط موصول ہوئے ان میں بڑا حصہ اس برصغیر سے آیا تھا جس میں افسوس کا اظہار کیا گیا تھا اور جلد افاقہ کی دعا کی گئی تھی۔

کل سارا دن برطانیہ کے اکثر پاکستانیوں کی ہمدردی کے پیغام شا کے مکان پر پہنچتے رہے شا نے ہمیشہ اس برصغیر سے خاص تعلق کا اظہار کیا اور اپنی موت سے ۸۴ گھنٹے قبل تک روزانہ صبح کو تمام اخبارات کا مطالعہ کرتے رہے۔ اور پاکستان اور ہندوستان سے متعلق خبروں پر برابر خاص توجہ دی

لنڈن مسجد کے امام چودھری ظہور احمد باجوا نے اسٹار سے کہا کہ گذشتہ چند ہفتوں کے اندیشے آخر کار سچ نکلے۔ موت نے وقت کی ایک بڑی شخصیت شا کو ہم سے چھین ہی لیا۔

ان کی موت نے آج دنیا کو کم مایہ کر دیا ہے اور ایک ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جو ایک عرصہ دراز تک پر نہیں ہو سکے گا۔

انہوں نے انگریزی ادب میں ایسا گراں قدر اضافہ کیا تھا جیسا بہت کم لوگوں نے کیا ہے اور عوام پر جو انگلستان تک ہی محدود نہیں ہیں ان کا ایسا گہرا اثر تھا کہ ساری دنیا کے ادیب ان کے ماضی اور ان کے کارناموں سے سبق حاصل کرتے ہیں

گذشتہ صدی کے آخری سالوں میں یہ مشکل تصور کیا جا سکتا تھا کہ شا آگے چل کر شہرت کے اس بلند بام پر جا پہنچیں گے کہ ان کے نام کا گھر گھر تذکرہ ہوگا۔ بڑے ادیب اور مصنف کے کمالات کی قدر اس کی زندگی کے دوران میں شاذ ہی ہوا کرتی ہے۔ مگر شا نے یہ کارنامہ بھی کر دکھایا۔ وہ اپنی مرضی کے مطابق ایک اچھی اور صحت مند زندگی بسر کرنے تھے۔ شہرت جس پر توجہ کرتی ہے اس کا مزاج بگاڑ بھی دیتی ہے۔ لیکن شا نے اپنی انسانیت برقرار رکھی۔ وہ انسانی کمزوریوں کو اچھی طرح سمجھتے رہے اور عام انسانوں کی محبت سے ان کا قلب معمور رہا۔

شا سوسائٹی کے لنڈن کے سیکرٹری مسٹر ایک جیٹسن نے اسٹار سے کہا کہ پاکستان میں بھی ایسی انجمنوں کے قیام کا خیر مقدم کیا جائیگا اور یہاں کی شا سوسائٹی سے انہیں پوری دوستی کی امید رکھنی چاہئیے۔ آپ نے کہا پاکستان میں شا سوسائٹی کے قیام میں ہم بہت دلچسپی لیں گے۔ ہم یہ بھی امید کر رہے ہیں کہ برطانیہ کے پاکستانی لنڈن کی سوسائٹی میں شریک ہوں گے اور وطن واپس جا کر اپنی اس دلچسپی کو وہ برقرار رکھیں گے۔

شا کی موت کے غم میں کل بین الاقوامی سائی کلب کرائیڈن میں ۲۵ دوسرے ممالک کے جھنڈوں کے ساتھ پاکستان کا جھنڈا بھی سرنگوں کر دیا گیا۔ (اسٹار)

کیڑوں کو مارنے والی دو نئی دوائیں

نیویارک ۳ نومبر۔ کیڑوں کو ہلاک کرنے والی دو نئی دوائیں تیار کی گئی ہیں جو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بہت مفید ہو سکتی ہیں۔ یہ سٹروسن اور تھیونوٹن ہیں۔ ابتدائی جانچ نے بتایا ہے کہ اول الذکر خراب پودوں کو مارنے میں بہت کامیاب ثابت ہوگا۔ اور مؤخر الذکر کیڑوں کو خصوصاً کیڑے اور قالین خراب کرنے والے کیڑوں کو ہلاک کر سکے گا۔ (اسٹار)

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کی طرف سے مسٹر لی کی حمایت

فلشنگ میڈوز ۲ نومبر۔ چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مسٹر لی کی میعاد میں اضافہ کرنے کی قرارداد کی حمایت کی۔ چودھری ظفر اللہ خاں اس قرارداد کو پیش کرنے والوں میں سے تھے۔

آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ بحث سے یہ معلوم ہوا ہے کہ سکیورٹی کونسل اس معاملہ کو طے نہیں کر سکتی یہی وجہ ہے جنرل اسمبلی کو فیصلہ کرنا پڑا۔ کیونکہ جنرل اسمبلی جماعت کو بغیر سیکرٹری جنرل کے رہنے کا خطرہ نہیں لے سکتی۔ یہ فیصلہ بہت پہلے ہونا چاہئیے تھا۔ کیونکہ تمام وزنل کے باوجود وزیر وزیر اعظم کی میعاد عہدہ میں توسیع کر دی جائے

سکول کی فیس میں امتیاز

پشاور ۳ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حکومت پاکستان نے صوبہ سرحد کے قبائلی علاقوں کی سکول فیسوں میں زراعت پیشہ و غیر زراعت پیشہ کے امتیاز کو اڑا دیا ہے۔

پاکستان میں تیل کی پیداوار میں اضافہ

کوئٹہ ۳ نومبر پاکستان میں طبقات الارض کے سروے کے محکمہ سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ملک میں تیل کے ذریعہ سے فائدہ اٹھانے میں کافی ترقی ہو رہی ہے۔ ۔۔۔ میں نئے چشمہ پر ایک سال میں کافی کام کیا جا چکا ہے اور اس سال پاکستان میں تیل کی پیداوار ماہوار اوسط ۳ ۲ ۲ ۲ ۸ پیپے رہا۔ گذشتہ سال یہ اوسط ۲۰۶۰۵ ۲۸ پیپے تھا۔ اس کی وجہ اٹک آئل کمپنی کی پیداوار میں اضافہ۔ نیز برما آئل کمپنی والوں کا ایک نئے چشمہ سے تیل نکالنا ہے۔ برما کمپنی کی کھدوائی سے معلوم ہوا ہے۔ کہ بل کھار کا چشمہ پہلی توقعات کی بہ نسبت زیادہ جنوب میں واقع ہے۔ اٹک آئل کمپنی کے ایک کنوئیں میں دوسرے کنوؤں کی بہ نسبت زیادہ نیچی سطح پر تیل دستیاب ہوا ہے۔ اندازہ لگایا ہے کہ اگر یہاں بھی تیل کی کافی مقدار ہوئی۔ تو اس سے بل کھار کے ذخیرہ میں ۔۔۔ ہوگا۔ اس سال سندھ میں لاکردہ کے مقام پر تیل کی تلاش ہوتی رہی۔ مگر یہ ایک بیش قیمت ۔۔۔ کافی ہوئی۔ اب امید ہے کہ ماری اور بگتی کی ریاستوں میں تیل کی تلاش کی جائے گی۔ (اسٹار)

پیر محمد سعید اور اس کے ساتھی کی سزائے موت کے فیصلہ کی تصدیق

لاہور ۳ نومبر۔ آج چیف جسٹس محمد منیر اور مسٹر جسٹس اے ایم خان نے پیر محمد سعید ساکن پورہ اور عبدالکریم کو محمد اکرم کے قتل کے الزام میں سزائے موت پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ دونوں ملزموں کو مسٹر عبدالحق ایڈیشنل سیشن جج لاہور نے الٰہی بخش خزانچی ایکس چینج بنک اور ایک لڑکے محمد اکرم کے قتل کے الزام میں سزائے موت دی تھی۔ آنریبل جج صاحبان نے الٰہی بخش کے مقدمہ قتل کے سلسلہ میں اپیل کو منظور کر لیا اور ملزموں کو اس معاملہ میں رہا کر دیا۔

استغاثہ کی کہانی یہ بیان کی جاتی ہے کہ ملزم لوگوں کو یہ دھوکہ دے کر کہ پیر کے پاس روحانی طاقت ہے جس کے بل بوتے پر وہ رقم کو دوگنا کر رہا ہے اسلئے انہوں نے ایک منصوبہ باندھا اور ایک نگران فرشتہ بنا جو احکام وغیرہ دیا کرتا تھا۔ ملزموں نے محمد اکرم اور الٰہی بخش کو اس بات پر اکسایا کہ وہ گھر سے نقدی لائیں۔ بعد ازاں ملزموں نے انہیں قتل کر کے ان کا مال خود ہضم کر لیا۔

یونان میں وزارتی بحران

ایتھنز ۲ نومبر آج شاہ پال نے یونانی وزیر اعظم کو شرف ملاقات بخشنے سے انکار کر دیا۔ اور اپنے ایڈی کانگ کے ذریعہ انہیں کہلا بھیجا کہ وہ اپنے مستعفی ہونے کے فیصلہ پر نظر ثانی کریں

تبت کی فوجی مزاحمت ختم

پی کنگ ۲ نومبر۔ پریس ٹرسٹ آف انڈیا کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ چینی کمیونسٹوں نے درحقیقت تبت کی فوجی مزاحمت کو بالکل ختم کر دیا ہے۔ اور اب وہ بلا مقابلہ آگے بڑھ رہی ہیں۔

ہ نے دوسری جنگ عالمگیر میں ۔۔۔ رضاکاری فوجی مشن برائے واشنگٹن کی قیادت کی تھی۔ اور ۱۹۴۴ء میں فوت ہو گئے تھے۔

صدر ٹرومین پر قاتلانہ حملہ کرنے کی کوشش ناکام بنا دی گئی

واشنگٹن ۲ نومبر۔ وہائٹ ہاؤس کا ایک اعلان مظہر ہے کہ پورٹو ریکا کے نیشنلسٹ باشندے کل صدر ٹرومین کی اقامت گاہ بلیر ہاؤس میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور ان کا مقصد یہی تھا۔ کہ صدر ٹرومین کو گولی کا نشانہ بنائیں لیکن اس مرحلہ پر صدر موصوف کے محافظ دستہ نے مداخلت کی اور بندوقوں کی تند اور شدید لڑائی میں حملہ آوروں میں سے ایک شخص کو ہلاک اور دوسرے کو شدید زخمی کر دیا۔ اس لڑائی میں تین امریکی خفیہ سپاہی بھی زخمی ہوئے۔ ان میں سے ایک کی حالت نہایت نازک ہے۔ بعد میں حملہ آوروں میں سے ایک شخص کو اس کے ایک رشتہ دار نے شناخت کر لیا اور اس نے بتایا۔ کہ یہ حملہ آور امریکہ کے زیر نگین علاقہ پورٹو ریکا کی باغی نیشنلسٹ پارٹی کا ایک رکن ہے۔ جہاں حال ہی میں امریکہ کے خلاف علم بغاوت بلند ہو چکا ہے۔ رائٹر کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ جونہی یہ واقعہ ہوا۔ امریکی ہسپتالوں اور تھانوں سے فوراً سائرن بجنے شروع ہو گئے

تیسرے مشتبہ حملہ آور کو گولی بلیر ہاؤس کی سیڑھیوں پر چڑھتے وقت لگی۔ اس کے سینے اور سر سے شدید خون بہہ رہا ہے۔ لیکن ابھی وہ سانس لے رہا ہے۔

اس واقعہ کے رونما ہوتے ہی بلیر ہاؤس اور وہائٹ ہاؤس کے درمیان پنسلوینیا کے میدان میں بڑی تعداد میں لوگوں کے ہجوم ہو گئے۔ جنہیں کنٹرول کرنے میں خفیہ سپاہیوں، وہائٹ ہاؤس کے پہرہ داروں اور پولیس کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ فائرنگ کا یہ واقعہ عین اس وقت ہوا۔ جب صدر ٹرومین بلیر ہاؤس سے نکل کر ۔۔۔ کے قبرستان کو جانیوالے تھے۔ جہاں آپ کو انجہانی فیلڈ مارشل جان ڈل کی یادگار کی رسم افتتاح کرنی تھی۔ متوفی ...